نکاح ٹوٹ جاتا ہے مگر اسے اسلام پر واپس لانے اور اسی شوہر کے نکاح میں رہنے پر مجبور کیا جائے گا۔

(۱۹) وراثت میں حصہ صرف اسی اولاد کا ہے جو منکوحہ سے ہے زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اولاد وارث نہیں بن سکتی۔

(۲۰) بیوی اگر میاں میں کسی نقص شرعی کی وجہ سے نہیں بلکہ محض اپنی نفس پرستی وسرکشی کی بناء پر طلاق مانگے تو گناہ گار ہے کیونکہ شوہر کو ایک غیر شرعی امر پر مجبور کرنا گناہ ہے۔؟اور طلاق کا اختیار مرد کو ہے دے یا نہ دے۔

سوال:

(۱) میراث کے دعویٰ کی سماعت کی کوئی شرعی میعاد ہے یہ نہیں؟

(۲) اگر کسی کے مشترک ترکہ پر کسی ایک فریق کا قبضہ ہو اور دوسرا فریق جس کا قبضہ نہیں اسے قابض کو ہبہ کردے تو جائز ہوگا یا نہیں؟

(۳) ہبہ کے دعویٰ کا اثبات انتقال کر جانے والے گواہوں کی گواہی سے ہوگا یا نہیں؟

الجواب:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین..........

فقہائے کرام نے فرمایا ہے کہ ۳۶ سال کے بعد سماع کا دعویٰ درست نہیں۔پس ۳۶ سال کے بعد دعویٰ مسموع نہ ہوگا مگر یہ کہ مدعی غائب ہو یا صبی یا مجنون یا جن کا کوئی ولی نہیں یا مدعا علیہ حاکم ظالم ہو۔**قال المتاخرون من اهل الفتوی لا تسمع الدّعوی بعد سته وثلاثين سنة الا ا ن يكون المدّعی غائبا او صبياً او مجنوناً ليس لهما ولي او المدعی عليه اميرا جائرا . وَ نقل عن الخلاصة لا تسمع بعد ثلثين سنة .... ثم لا يخفی ان هذا ليس مبنياً علی المنع السّطانی بل منع من الفقهاء' فلا تسمع الدعوی بعده وان امر السلطان ......(شامی كتاب القضاء)۔**

یہ روایت عام ہے کہ دعویٰ میراث کا ہو یا غیر میراث کا ۳۶ سال کے بعد ہر دو غیر مسموع ہیں۔

(۲) ہبہ غیر قابض کا قابض کے لئے جائز ہے' اور ہبہ کرنے کے لئے قبضہ کی ضرورت نہیں' جیسا کہ درمختار میں ہے.............. **وملک بالقبول بلا قبض جديد لو الموهوب فی**